REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ ۔ یکم صلح ۱۳۳۸ ہش ۔ یکم جنوری ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو باوجود علالت اور کمزوری طبع جلسہ سالانہ کے ایام میں غیر معمولی طور پر مصروف رہنا پڑا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ یہ مصروفیت حضور کی صحت پر کسی طرح بھی اثر انداز نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

مہاجرین کی آبادکاری کے متعلق آئندہ ہفتہ نئی پالیسی کا اعلان کر دیا جائیگا

مرکزی وزیر بحالیات آجکل نئی سکیم کو آخری شکل دینے میں مصروف ہیں

کراچی ۳۱ دسمبر۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ مہاجرین کی آبادکاری کے لئے حکومت کی نئی پالیسی کا اعلان اگلے ہفتے کر دیا جائے گا۔ مرکزی وزیر بحالیات لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان جوڑھا کہ سے کراچی پہونچ گئے ہیں۔ اب مہاجرین کی آبادکاری کے متعلق نئی سکیم کو آخری شکل دینے میں مصروف ہیں۔ آپ نے ایک ملاقات میں بتایا کہ اس نئی سکیم کی بنیاد اس اصول پر ہوگی کہ زیادہ سے زیادہ مہاجرین سے انصاف کیا جائے۔ اور ان کی مشکلات کا ازالہ ہو جائے۔

جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر نکاحوں کی بابرکت تقریب

مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۸ء کو جماعت احمدیہ کے سڑسٹھویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھانے کے بعد اور تقریر شروع کرنے سے قبل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(۱) پہلے حضور نے صاحبزادی امۃ الرؤف بیگم سلمہا بنت مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کا نکاح مکرم سید مسعود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ صاحبزادی امۃ الرؤف سلمہا حضور ایدہ اللہ کی نواسی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کی پوتی ہیں۔

(۲) اس کے بعد حضور نے شاہدہ بیگم سلمہا بنت محترم جناب نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کا نکاح مکرم مرزا نسیم احمد صاحب ابن محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب کے ہمراہ بیس ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ شاہدہ بیگم سلمہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صاحبزادی ہیں۔ مرزا نسیم احمد صاحب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم رض کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے نواسے ہیں۔

(۳) بعد ازاں حضور نے عصمت بیگم سلمہا بنت مکرم میجر محمد اسلم صاحب مرحوم کا نکاح مکرم سید کلیم اللہ شاہ صاحب ابن محترم جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کے ہمراہ گیارہ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ عصمت بیگم سلمہا خان بہادر محمد دلاور خان صاحب آف چار باغ ضلع مردان کی نواسی ہیں۔ سید کلیم اللہ شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب رض کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

گورنر کی مشاورتی کونسل کا فیصلہ

لاہور ۳۱ دسمبر۔ کل گورنر کی مشاورتی کونسل کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ خیرپور میں تمباکو خشک کرنے کا جو کارخانہ نقصان میں جا رہا ہے اسے فروخت کر دیا جائے۔ کونسل نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ سنیماٹوگراف ایکٹ ۱۹۱۸ء میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ فلموں پر سنسر کے ادارے کی رکنیت کو باقاعدہ بنایا جا سکے۔

یہ اجلاس کل سول سکرٹریٹ میں واقع گورنر کے دفتر میں گورنر جناب اختر حسین کی صدارت میں ہوا۔ اس میں مغربی پاکستان کے لئے مارشل لا کے ناظم لفٹیننٹ جنرل بختیار رانا، چیف سکرٹری، ایڈیشنل چیف سکرٹری بریگیڈیر جنرل سٹاف اور محکمہ خزانہ کے سکرٹری نے شرکت کی۔

— قاہرہ ۳۱ دسمبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے مغربی جرمنی کی ایک فرم سے معاہدہ کیا ہے جس کے تحت یہ فرم مصر میں ڈیزل انجن اور لاریاں تیار کرنے کی فیکٹری قائم کرنے کے لئے سامان مہیا کرے گی۔

— ضروری اعلان —

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ جلسہ سالانہ کے بعد ۵ جنوری ۱۹۵۹ء بروز سوموار کھلے گا۔ طلباء مطلع رہیں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اقوام متحدہ کے کمیشن کی طرف سے اسرائیل کی مذمت

قاہرہ ۳۱ دسمبر۔ اقوام متحدہ کے کمیشن نے جو عرب اور اسرائیل کے درمیان صلح کا نگران ہے۔ کل کے اجلاس کے بعد یہ فیصلہ دیا ہے کہ چار اسرائیلی جیٹ ہوائی جہاز ۲۰ دسمبر کو متحدہ عرب جمہوریہ کے فضائی علاقے کے اندر چلے گئے تھے۔ اور اس طرح انہوں نے معاہدہ صلح کی شدید خلاف ورزی کی تھی۔ قاہرہ میں اقوام متحدہ کے دفتر اطلاعات کی جانب سے بتایا گیا ہے۔ کہ کمیشن کے اس اجلاس میں اسرائیلی نمائندے شریک نہیں ہوئے۔ کمیشن نے اپنی قرارداد میں اسرائیل کے اس اقدام کو معاندانہ قرار دیا ہے۔ کمیشن نے اسرائیل کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ آئندہ کوئی ایسا اقدام نہ کرے۔

مغربی طاقتوں سے بات چیت

روس کی آمادگی

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ ماسکو ریڈیو نے کہا ہے کہ برلن کے مسئلہ پر روس مغربی طاقتوں سے بات چیت کے لئے آمادہ ہے اور مسٹر اینڈریو گرومیکو نے پچھلے ہفتے جو بیان دیا وہ کسی الٹی میٹم کی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ روسی حکومت کی خواہش یہ ہے کہ برلن کے مسئلہ کا متفقہ حل معلوم ہو جائے۔ لیکن مغربی طاقتیں سمجھوتہ نہیں چاہتیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جنوری ۱۹۵۹ء

خدا کے نام لیواؤں کا عظیم الشان اجتماع

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کے مقدس ایام میں ربوہ کی بستی حق پرستوں کا ایک عظیم شہر بن رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس بستی کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے ابراہیم علیہ السلام کی ان دعاؤں کے ساتھ رکھی گئی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہمیشہ تک کے لئے قائم ہیں۔ اور اس لئے یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جو دن چڑھتا ہے وہ دینِ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کی رَو کو تیز تر کرنے والا ہوتا ہے لیکن یہ تین ایام اپنی خصوصیات میں منفرد ہیں جس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی:

دنیا میں یقیناً سب سے بڑا دینی اجتماع سرزمین بطحا پر ایام حج میں ہوتا ہے جس والہانہ شوق و ذوق سے مسلمان حج کے لئے اس پاک خطۂ ارض پر جمع ہوتے ہیں۔ جس کو ابو الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے قدوم میمنت لزوم نے چھوا ہے۔ اور جس کی فضا میں آپ نے اپنے نورِ نظر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی معیت میں دعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اوّلین گھر کی اپنے ہاتھوں سے بنیاد رکھی ہے۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ آج بھی دنیا کے ہر کنارے سے مسلمان اسلامی فریضہ ادا کرنے کے لئے جوق در جوق ہر سال دور دور کی مسافتیں طے کر کے یہاں آتے ہیں۔ اور رب العالمین کے حضور میں سجدہ ریز ہوتے ہیں اور صدیوں سے سجدہ ریز ہوتے چلے آئے ہیں اور بڑھتے ہوئے زمانہ حال کی رو کاوٹوں کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حج کرنے والوں کی تعداد بڑھتی ہی چلی جاتی ہے:

اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں بھی اپنے رب کے حضور کوئی عبادت گزار پیشانی زمین بوس ہوتی ہے۔ وہ زمین پاک اور مقدس ہو جاتی ہے لیکن وہ سرزمین جسکو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی مقدس پیشانی سے بسایا اور جو اس وقت سے لیکر آج تک کروڑوں اربوں خدا پرستوں کی پیشانیوں سے ہم آغوش ہوتی چلی آئی ہے۔ اتنی پیشانیوں سے جن کی تعداد متعین کرنا کسی انسان کے بس میں نہیں ہے۔ وہ سرزمین خاص طور پر مقدس سرزمین ہے۔ جب ایک پُرخلوص سجدہ زمین کو مقدس بنا سکتا ہے۔ تو لاتعداد سجدے متواتر صدیوں تک کے پُرخلوص سجدے اس زمین کو کیا کچھ نہیں بنا سکتے۔ اس سرزمین کا تقدس تو اسی بات سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حج کعبۃ اللہ کو اسلامی فرائض میں شامل فرمایا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ ہر صاحب استطاعت مسلمان اپنی زندگی میں کم سے کم ایک دفعہ اس فریضہ کو ادا کرے۔ اور جو مسلمان بغیر شرعی عذر کے اس کو ترک کرتا ہے۔ وہ صحیح مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

بظاہر مکہ مکرمہ کی مٹی دوسرے شہروں کی مٹی سے الگ نہیں ہے۔ اس کے کیمیاوی اجزاء وہی ہیں جو دوسرے شہروں کی مٹی کے ہیں۔ شکل و صورت میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن پھر بھی ایک مومن کے لئے یہ مٹی دوسرے شہروں کی مٹی سے زیادہ مقدس اور زیادہ پاک ہے کیوں؟ اس کی وجہ وہی ہے۔ جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ مختصراً یہ کہ یہ مٹی مومنوں کے لاتعداد سجدوں سے معمور ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا پہلا عبادت کدہ پُرخلوص اور دلدوز دعاؤں کے ساتھ تعمیر کیا گیا۔ اور پھر خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی سرزمین سے ظہور پذیر ہوئے جنہوں نے پُرخلوص دعاؤں اور سجدوں سے اور بھی اس کے تقدس میں اضافہ کر دیا۔ اسی طرح مدینہ منورہ کی سرزمین بھی ہمیشہ تک کے لئے مقدس ہو چکی ہے۔ یہ سرزمین بھی سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ریاض نسل کے گل سرسبد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرام نے دُعاؤں اور سجدوں سے آباد کی ہے۔

پھر ملتِ بیضا کے فدائیوں نے آنحضرت صلعم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے تمام دنیا میں پھیل کر مختلف ممالک کی بستیوں کو دعاؤں اور سجدوں سے بسایا اور انہیں مقدس بنایا۔ روئے زمین پر ہزاروں بستیاں اس طرح مقدس قرار پائیں اور عباد اللہ ان بستیوں کو روز بروز اپنی پیشانیوں سے بغلگیر کرتے آئے ہیں:

ایسی ہی بستیوں میں ایک قادیان کی بستی ہے۔ جہاں اس زمانہ کے فرستادۂ حق پیدا ہوئے جنہوں نے احیائے تجدید اسلام کا بیڑا الٰہی حکم کے ماتحت اٹھایا اور اس مٹی کو اپنے قدوم فیض لزوم سے مقدس بنا دیا۔ جہاں دعائیں اور سجدے آباد ہیں۔ اور جہاں از سرِ نو فضائیں تسبیح حق سے گونج اٹھی ہیں۔

سبح للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض وھو العزیز الحکیم

اسی سنت کے مطابق ربوہ کی پاک بستی کی بنیاد بھی ابراہیمی دعاؤں اور پُرخلوص سجدوں کے ساتھ آج سے تقریباً دس سال پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رکھی۔ اور اس وقت سے لیکر آج تک جتنے پُرخلوص سجدے اس زمین پر ہوئے ہیں۔ اور جتنی پیشانیاں اس مٹی سے ہم آغوش ہوئی ہیں۔ ان کی تعداد معلوم کرنا آسان نہیں ہے۔ ہر سال ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ — امسال ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء کے سالانہ اجتماع میں ان کی تعداد پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے جیسا کہ جلسہ کی رو ئداد سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ اگر صرف پانچ وقتی نمازوں کو لیا جائے تو صرف تین دن میں اس سرزمین پر ۳۰ لاکھ سے زیادہ سجدے ہوتے ہیں۔ اگر اس پر تہجد اور سال بھر کے سجدوں کو جمع کیا جائے تو تعداد کروڑوں سے تجاوز کر جاتی ہے۔ جب چھوٹی سی قطعہ ارضی پر کروڑوں سجدے سال میں ہوں تو دس سال میں کتنے سجدے ہوتے ہیں۔ اس سے

ذکرِ حبیب

حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کی تقریر بر موقع جلسہ سالانہ

(قسط نمبر ۲)

اس روایت کے متعلق حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا بیان ہے کہ خواجہ صاحب نے ظہر کی نماز کے وقت مسجد مبارک میں حضور سے اس تبدیلی کے متعلق عرض کیا تھا جس پر حضور نے فرمایا تھا کہ اچھا ہم یہ لفظ تبدیل کر دیں گے۔ اسی طرح فرمایا تھا کہ ایک اور نوٹ بھی ساتھ لگانا ہے۔ اس کے لئے ایک چھوٹا ورقہ علیحدہ شائع کر دیا جائے چنانچہ بعد میں جو کاپی طبع ہوئی اس میں مذکورہ تبدیلی . . کے علاوہ زلزلہ کے لفظ پر ایک وضاحتی نوٹ بھی تھا۔ کہ زلزلہ سے مراد صرف . . . . نہ صرف زلزلہ ہی نہیں بلکہ ممکن ہے کہ کوئی شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلا وے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو۔ اسی نوٹ میں حضور نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا۔

جس وقت یہ نظم طبع ہوا تھا اس وقت مرزا محمد اسمٰعیل مطبع میں مشین مین تھے اور میر مہدی حسین صاحب پروف وغیرہ پڑھنے کا کام کیا کرتے تھے۔

اس روایت کے پیش کرنے سے میرا مقصد دوستوں کے سامنے اس قسم کی ایک مثال پیش کرنا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسے اپنے ارادت مندوں، ہم نشینوں اور واقفوں کا مشورہ قبول فرمایا کرتے تھے اور اگر غیر مناسب نہ ہو تو اس کے مطابق اپنی تحریرات میں بھی تھوڑی بہت تبدیلی فرما لینے میں کوئی حرج تصور نہیں فرماتے تھے۔

اس شعر میں جو تبدیلی کی گئی ہے اگر خواجہ صاحب اس قدر اصرار نہ کرتے اور ان سے یوں گھبراہٹ کا اظہار نہ ہوتا تو ممکن تھا کہ حضور یہ تبدیلی نہ فرماتے۔ لیکن خواجہ صاحب کی اس حالت کو دیکھ کر حضور نے معمولی توقف کے بعد آخر ایسا کر لیا۔

یہ عجیب تصرف الٰہی ہے کہ حضور کی اس نظم میں جس پیشگوئی کا ذکر ہے۔ اس کے نتیجہ میں اگرچہ جن و انس بھی خوف و ہراس سے مضمحل ہوئے تھے لیکن اس سے بھی کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ان دنوں درحقیقت طاقتیں۔ حکومتیں اور مملکتیں ہی اضمحلال خوف اور تباہی کا شکار ہوئی تھیں اور خصوصاً زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار کا نقشہ دنیا کے سامنے آگیا تھا گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کے منہ سے جو الفاظ نکلوائے تھے اور جن کا ثبوت اس وقت بھی موجود ہے ان کو بہرحال اسی شان و مفہوم کے ساتھ پورا فرمایا۔ جس کے درحقیقت وہ مستحق اور متحمل تھے۔

خواجہ کمال الدین صاحب ہی کا اسی قسم کا ایک اور واقعہ ہے اور اس کی توثیق حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری سے بھی میں نے کرا لی ہے جو خود اس واقعہ کے وقت موجود تھے۔

لاہور میں جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء میں جب منعقد ہوا تو حضور کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ حضور نے اس جلسہ کے لئے وہ معرکۃ الآراء مضمون تحریر فرمایا جو آج "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع شدہ کتاب کی صورت میں ملتا ہے اور جسے اس جلسہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا تھا۔ آپ نے جب یہ مضمون مکمل کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ پر یہ ظاہر فرمایا کہ آپ کا یہ مضمون تمام دوسرے مضامین پر غالب اور بالا رہے گا۔ چنانچہ حضور نے قبل از وقت اس مضمون کے اشتہار بھی شائع کروا دئیے جس میں اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کو واضح طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا گیا تھا ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر اس جلسہ کی تاریخیں تھیں اور ۲۱ دسمبر کو حضور کی طرف سے "سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری" کے عنوان سے اشتہار شائع کیا گیا۔ جس میں یہ الفاظ تھے کہ مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔ اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔ اسی طرح اس اشتہار میں یہ الہام بھی درج تھا کہ

اللہ اکبر خربت خیبر

جب یہ اشتہار شائع کروا دئیے گئے تو دیواروں وغیرہ پر چسپاں کروانے اور تقسیم کرنے کی غرض سے خواجہ کمال الدین صاحب کو ہی دئیے گئے۔ لیکن خواجہ صاحب کو اس میں بھی سخت تردّد اور گھبراہٹ تھی۔ بلکہ انہوں نے برملا ایسے خیالات کا اظہار کیا کہ یہ مضمون گویا اس قابل ہی نہیں کہ اس کے متعلق یوں قبل از وقت تحدّی اور چیلنج کی صورت میں اشتہار دے دیا جائے۔ چنانچہ ان کا یہی ذہنی تذبذب اور دغدغہ تھا کہ اگرچہ وہ ان اشتہارات کو روک تو نہیں سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے دیواروں وغیرہ پر لگوائے۔ اتنی بلندی اور اونچائی پر کہ جہاں سے لوگ انہیں آسانی سے پڑھ بھی نہ سکیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ خدا کی بات تھی جو خدا کے ایک مامور کے منہ سے نکلی تھی اور اس سے اسلام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی شان اور فضیلت کا اظہار وابستہ تھا۔ چنانچہ وہ بہرحال پوری ہو کر رہی۔ اور دنیا اور خود خواجہ کمال الدین صاحب نے دیکھا کہ جس چیلنج کو وہ دبانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی کے مطابق وہ مضمون تمام دوسرے مضامین پر غالب رہا اور دشمن و دوست نے اس کا اعتراف کیا کہ اگر آج اس مجلس میں اسلام کے اس جری پہلوان کی طرف سے یوں اسلام کی اتنی شاندار ترجمانی اور نمائندگی نہ ہوتی تو مسلمانوں کی ناک کٹ جاتی۔ چنانچہ اس وقت کے اخبارات و جرائد نے بھی جلسہ کی کارروائی درج کرتے ہوئے حضورؑ کے اس مضمون کی بے پناہ تعریف کی تھی اور دم بھی اپنی کتابی شکل میں جن لوگوں تک یہ مضمون پہنچ رہا ہے۔ وہ اس کو پڑھ کر اس کے بے مثال معجزہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور اسلام کی ازلی و ابدی صداقتوں کا اعتراف کئے بغیر انہیں کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

اس سلسلہ میں مجھے ایک مخالف غیر احمدی اخبار نویس کا تبصرہ بھی ملا ہے جو اس نے انہی دنوں خود اس تقریب کو سن کر لکھا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس سے پہلے یہ تبصرہ ہمارے ریکارڈ میں نہیں آیا۔ اس لئے ازدیادِ ایمان کے خیال سے بھی اور خواجہ صاحب کے اس تذبذب کے ساتھ تقابل کے نقطۂ نگاہ سے بھی وہ تبصرہ دوستوں کو سنا دیتا ہوں اخبار نویس لکھتا ہے:

"ان لیکچروں میں سب سے عمدہ لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر تھا۔ جس کو مشہور فصیح البیان مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے پڑھا۔ یہ لیکچر دو دن میں تمام ہوا۔ ۲۷ دسمبر قریباً چار گھنٹے اور ۲۹ دسمبر کو دو گھنٹے تک ہوتا رہا۔ کل چھ گھنٹے میں یہ لیکچر تمام ہوا جو حجم میں سو صفحے کلاں تک ہوگا۔ غرضیکہ مولوی عبدالکریم صاحب نے یہ لیکچر شروع کیا اور کیسا شروع کیا کہ تمام سامعین لٹو ہو گئے فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند تھی اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی۔ عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا خوش آیند لیکچر نہیں سنا۔ دیگر مذاہب میں سے جتنے لوگوں نے لیکچر دئیے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ جلسہ کے مستفسرہ سوالوں کے جواب بھی نہیں تھے۔ عموماً سپیکر صرف چوتھے سوال پر ہی رہے۔ اور باقی سوالوں کو انہوں نے بہت ہی کم مَس کیا اور زیادہ تر اصحاب تو ایسے بھی تھے جو بولتے تو بہت تھے مگر اس میں جاندار بات کوئی نہیں تھی۔ بجز مرزا صاحب کے لیکچر کے جو ان سوالات کا علیحدہ علیحدہ اور مفصل و مکمل جواب تھا اور جس کو حاضرین جلسہ نے نہایت ہی توجہ اور دلچسپی سے سنا اور بڑا بیش قیمت اور عالی قدر خیال کیا۔

ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں۔ اور نہ ان سے ہم کو کوئی تعلق ہے۔ لیکن انصاف کا خون ہم کبھی نہیں کر سکتے اور نہ کوئی سلیم الفطرت اور صحیح کانشنس اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب (جیسا کہ مناسب تھا) قرآن شریف سے دئیے اور تمام بڑے بڑے اصول و فروعات اسلام کو دلائل عقلیہ سے اور براہین فلسفہ کے ساتھ بہترین و مزیّن کیا پہلے عقلی دلائل سے الٰہیات کے مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الٰہی کو بطور حوالہ پڑھنا ایک عجیب شان دکھاتا تھا۔

مرزا صاحب نے نہ صرف مسائل قرآن کی فلاسفی بیان کی بلکہ الفاظِ قرآنی کی فلالوجی اور فلاسفی بھی ساتھ ساتھ بیان کر دی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کا لیکچر بحیثیت مجموعی ایک مکمل اور حاوی لیکچر تھا۔ جس میں بے شمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفہ الٰہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہل مذاہب ششدر ہو گئے تھے کسی شخص کے لیکچر کے وقت اتنے آدمی جمع نہیں تھے جتنے مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت۔ تمام ہال اوپر نیچے سے بھر رہا تھا اور سامعین ہمہ تن گوش ہو رہے تھے مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت اور دیگر سپیکروں کے امتیاز کے لئے اس قدر کہنا کافی ہے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت خلقت اس طرح آ آکر گری جیسے شہد پر مکھیاں۔ مگر دوسرے لیکچروں کے وقت بوجہ بے لطفی بہت سے

لوگ بیٹھے بیٹھے اٹھ جاتے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا لیکچر بالکل معمولی تھا۔ وہی ملانی خیالات تھے۔ جن کو ہم لوگ ہر روز سنتے تھے۔ اس میں کوئی عجیب وغریب بات نہ تھی۔ اور مولوی صاحب موصوف کے دوسرے لیکچر کے وقت کئی شخص اٹھ کر چلے گئے تھے۔ مولوی صاحب ممدوح کو اپنا لیکچر پورا کرنے کے لئے چند منٹ زائد کی اجازت بھی نہیں دی گئی"

(اخبار "چودھویں صدی" راولپنڈی مطابق یکم فروری ۱۸۹۶ء)

خواجہ کمال الدین صاحب کا اسی نوعیت کا ایک اور واقعہ ہے:۔

سعد اللہ لدھیانوی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شدید مخالفوں میں سے تھا۔ اس کی بدزبانیوں اور حد درجہ گستاخیوں کے بعد جب حضور نے اس کے متعلق پیشگوئی فرمائی کہ وہ ابتر اور لاولد مرے گا۔ تو اس موقعہ پر بھی خواجہ صاحب نے اسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار کیا تھا۔ چنانچہ خواجہ صاحب نے حضور کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ حضور اس پیشگوئی کو شائع نہ فرمائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے خلاف کوئی کیس بن جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے تو نرمی سے سمجھایا کہ یہ کلام الٰہی ہے میں اسکی اشاعت سے کیسے رک سکتا ہوں۔ لیکن اسکے باوجود جب خواجہ کا اصرار جاری رہا۔ تو حضور نے ایک قسم کی ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا۔

"خواجہ صاحب! آپ کوئی فکر نہ کریں اگر مقدمہ ہمارے خلاف چل بھی گیا۔ تو ہم آپ کو وکیل نہیں کریں گے"۔

چنانچہ اس کے بعد خواجہ صاحب خاموش ہو گئے۔

مولوی سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق حضور کی یہ پیشگوئی بھی اللہ تعالیٰ کے اقتداری نشانات میں سے ایک عظیم الشان نشان تھا۔ ادھر مولوی سعد اللہ لدھیانوی اشتہار پر اشتہار اور نظم پر نظم لکھ رہا تھا کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تمام سلسلہ تباہ و برباد ہو جائیگا۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے ان شانئک ھو الابتر کے الفاظ کہلوا کر یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ خود سعد اللہ لدھیانوی ہی ابتر اور منقطع النسل ٹھہرے گا

چنانچہ یہ عجیب بات ہے کہ جب سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق یہ پیشگوئی کی گئی۔ تو اس وقت بھی اس کا ایک نوجوان لڑکا عبد اللہ نامی موجود تھا۔ جس کی شادی بھی ہو چکی تھی۔ گویا ظاہراً نہ صرف مولوی سعد اللہ لدھیانوی اس وقت ابتر نہیں تھا۔ بلکہ اس کی آئندہ نسل کے قیام کے ذرائع بھی موجود تھے۔

لیکن خدا تعالیٰ کا یہ اقتداری نشان تھا کہ اس کے باوجود سعد اللہ لدھیانوی کا لڑکا بھی ابتر ٹھہرا۔ اور دونوں باپ بیٹا اپنے گناہوں اور سرکشیوں کی سزا میں ایسے عالم میں اس جہان سے کوچ کر گئے۔ کہ ان کا سلسلہ نسل ختم اور خوار ہو چکا تھا۔ اور یوں اس خدائی کلام کی صداقت بھی غیر معمولی حالات میں غیر معمولی آب وتاب سے پوری ہوئی۔ جس کے متعلق خواجہ صاحب کو اپنے کسی خاص نقطۂ نگاہ سے اس قدر گھبراہٹ پیدا ہو رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ الاستفتاء میں اس واقعہ کا کسی قدر اجمالی ذکر فرمایا ہے۔ اور اگرچہ خواجہ کمال الدین صاحب کا نام تو درج نہیں فرمایا تاہم اتنا ذکر ضرور کیا ہے کہ فمنعنی من ذالک وکیلٌ کان من جماعتی وخوفنی من اداد لا اشاعتی۔ یعنی اس پیشگوئی کی اشاعت سے مجھے ایک وکیل نے جو میری جماعت میں سے ہے روکا اور ڈرایا تھا۔

یہی مولوی سعد اللہ لدھیانوی تھا جس کی اسی قسم کی بدزبانیوں کے جواب میں آخر ڈاکٹر سر محمد اقبال کو بھی جو اس زمانہ میں مرے کالج سیالکوٹ میں ہوتے تھے۔ ایک طویل نظم لکھنا پڑی جس کا پہلا شعر یوں ہے۔ کہ

سعد یا بس دیکھ لی گندہ دہانی آپ کی
مہتروں میں خوب ہو گی قدر دانی آپ کی

یہ تین واقعات جو میں نے بغیر کسی خاص ترتیب کے دوستوں کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اس امر کے واضح طور پر آئینہ دار ہیں۔ کہ ایک مامور من اللہ کو اپنے خدا کے دئے ہوئے علم پر کتنا یقین اور ایمان ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ ایسے امور میں بھی وہ دلیرانہ تحدی اور چیلنج سے کام لیتا ہے۔ جن کے بیان کرنے سے عام دنیاداروں کی زبان رکتی اور ہچکچاتی ہے۔

اسی طرح یہ واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بلند کردار کے بھی شاہد ہیں کہ حضور اپنے قریب رہنے والوں کے مشوروں کو نرمی سے سنتے اور حسب ضرورت ان کو قبول بھی فرما لیتے تھے ——— آج کی دنیا میں لوگ معمولی معمولی باتوں پر چمک اٹھتے ہیں۔ طبائع میں تیزی کا رجحان اتنا بڑھ گیا ہے کہ کوئی شخص اپنی منشاء کے خلاف کسی معمولی سی بات کو بھی سہارنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت میں یوں تو اور بھی کئی بہتر سے بہتر مثالیں مل سکتی ہیں۔ لیکن یہی تین واقعات اس امر کے لئے دوستوں کے سامنے کافی ہیں۔ کہ حضور کس قدر حلم۔ نرمی۔ بردباری اور دوستوں کی حوصلہ افزائی اور ساتھ ہی ساتھ ان کی تربیت کا خیال بھی رکھا کرتے تھے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر الٰہی صفات کو ترقی دیں۔ اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکام کی تعمیل کی غرض سے دوسرے لوگوں تک ان کا بہترین اظہار کریں۔

میرے اپنے نکاح سے متعلق ایک واقعہ ہے جس سے دوستوں کو یہ اندازہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضور دوسرے لوگوں کی طبائع اور ان کے نازک تر احساسات کا کس قدر خیال فرمایا کرتے تھے ۱۹۰۷ء میں میرا نکاح میرے شہر والے مکان میں پڑھا گیا تھا۔ یہ وہی مکان تھا۔ جو بعد میں ام طاہر رضی اللہ عنہا کا بن گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے نکاح پڑھا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اس موقعہ پر باہر کے دوستوں کو بلایا گیا تھا۔ اور دوست کافی تعداد میں آئے تھے۔ میری عمر چھوٹی ہی تھی لیکن ایجاب وقبول خود میں نے ہی کیا تھا۔ اسی طرح لڑکی کی طرف سے خود حضرت نواب محمد علی خان صاحب تھے اس موقعہ پر حضرت نواب صاحب کے دو غیر احمدی بھائی بھی قادیان آئے ہوئے تھے۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نکاح کی مجلس ان کی موجودگی میں ہو تاکہ یہ بھی اس میں شریک ہو جائیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں یہ لوگ تو مخالف ہیں اگر نکاح کی مجلس ان کی موجودگی میں ہوئی اور یہ اس میں شریک ہوئے تو ہو سکتا ہے کہ کسی بات سے یہ برا منائیں اور مجلس سے اٹھ کر چلے جائیں۔ اس سے خواہ مخواہ انہیں بھی اور ہمیں بھی تکلیف ہو گی۔ چنانچہ بعد میں جب وہ قادیان سے چلے گئے۔ تو پھر مجلس نکاح

علم انعامی کے معیاروں کے مطابق نمایاں کام کرنے والی مجالس خدام الاحمدیہ

مورخہ ۲۷ر دسمبر کے پہلے اجلاس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے بحیثیت صدر اجلاس یہ اعلان فرمایا کہ:۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے سال ۵۸-۱۹۵۷ء میں علم انعامی کے معیاروں کے مطابق مندرجہ ذیل مجالس شہری اور دیہاتی۔ اول، دوم اور سوم قرار پاتی ہیں۔ سب سے اول کراچی ہے۔ جو کہ علم انعامی کی حقدار ہے۔ اور علاوہ علم انعامی کے اسے اول معیار کی سند بھی دی جائے گی۔ راولپنڈی دوم قرار پاتی ہے۔ لیکن مجلس راولپنڈی نے اس سال گذشتہ سال کی نسبت بہت نمایاں کام سرانجام دیئے۔

دیہاتی مجالس میں سے باندھی ضلع نواب شاہ نے بہت زیادہ ترقی کی ہے۔

	مجلس		نمبر	
شہری مجالس	کراچی	اول	۸۴	علم انعامی اور سند معیار اول
	راولپنڈی	دوم	۸۰½	صرف سند معیار دوم
	لاہور شہر	سوم	۶۹	
دیہاتی مجالس	باندھی ضلع نواب شاہ	اول	۶۸½	صرف سند معیار اول
	کروندی ضلع خیرپور	دوم	۶۷½	صرف سند معیار دوم
	چک ۱۲۱ ج.ب گوکھووال ضلع لائل پور	سوم	۳۸	

اللہ تعالیٰ ان مجالس کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور انہیں اس سے بھی زیادہ کام کرنے کی توفیق بخشے۔

دعائے مغفرت

میری والدہ مکرمہ بیوہ حکیم محمد عبد الجلیل صاحب مرحوم بھیروی ۱۱ و ۱۲ر دسمبر کی درمیانی رات بارہ بجے فوت ہو گئیں۔ ان کو بائیں طرف فالج ہوا تھا۔ ربوہ میں ۱۲ر دسمبر کو بعد نماز جمعہ کثیر احباب نے نماز جنازہ پڑھ کر بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ صاحبہ موصیہ اور بہت عبادت گذار اور ایک نیک خاتون تھیں۔ غرباء کی امداد ہر وقت کرتی رہتی تھیں۔ اور بہت دعائیں کرنے والی اور ہر وقت قرآن پاک پڑھتی رہتی تھیں۔ قرآن شریف کا بہت سا حصہ حفظ تھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے۔ اور ہمیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

(خاکسار حکیم مرغوب اللہ جلیل دواخانہ شیخوپورہ)

خدمتِ قرآن مجید کے دس گُر

(از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

(۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۵۸ء)

پنجم۔ خدمتِ قرآن مجید کا ایک طریقہ یہ ہے۔ کہ انسان قرآن مجید کے احکام پر عمل کرے اور اپنی زندگی کو ان کے مطابق گزارے۔ قرآن مجید پر ایمان کے معنے اور اس کا تقاضا یہی ہے کہ انسان قرآنی حکموں پر عمل کرے اور اپنی گردن کو ان کے جوئے کے نیچے رکھ دے۔ قول بلا عمل تو ایک بے ثمر درخت ہے۔ جو صرف جلانے کے کام آسکتا ہے۔ قرآنی احکام پر عمل کرنا انسان کے فائدے کی بات ہے مگر ہم اسے اس جگہ قرآن مجید کی خدمت کا ایک طریقہ بتا رہے ہیں۔ کیونکہ درحقیقت جب مسلمان قرآن مجید پر عمل نہیں کرتے اور ان کی حالت گر جاتی ہے تو وہ نام کے طور پر قرآن مجید کی طرف منسوب ہونے کے باعث گویا قرآن مجید کو بدنام کرنے والے ہوں گے۔ دشمن یہ کہہ سکیں گے کہ اگر قرآن میں تاثیر ہوتی تو ان مسلمانوں کی حالت میں تبدیلی کیوں نہ ہوتی۔ لیکن جب مسلمان قرآن مجید پر عمل کرکے اچھی حالت اختیار کر لیتے ہیں تو وہ گویا قرآن مجید کی نیک نامی کا موجب ہوتے ہیں۔ اور مجازاً اسے قرآن مجید کی خدمت قرار دیا جا رہا ہے یہ عملی حصہ انفرادی زندگی سے وابستہ ہے۔ اجتماعی زندگی کا بیان آگے آئیگا۔

ششم۔ قرآن مجید میں موٹے طور پر کچھ ماضی کے واقعات مذکور ہیں۔ کچھ آئندہ کے لئے پیشگوئیاں ہیں اور کچھ احکام و اوامر ہیں یعنی نہ کرنے اور کرنے کی باتیں ہیں۔ ایک مسلمان قرآن مجید کی یہ خدمت بجا لا سکتا ہے۔ کہ وہ تاریخی واقعات آثار قدیمہ، دیگر مذاہب کی کتب اور دوسرے دلائل سے قرآنی بیانات کیلئے تائیدی شواہد پیش کرے۔ آئندہ والی پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر فوراً ان کا اعلان کرے اور نواہی اور اوامر کی حکمت اور فلسفہ بیان کرے۔

اس وسیع و عریض خدمت قرآن مجید سے دشمنانِ اسلام کے اعتراضات کا ازالہ ہوگا۔ مومنوں کے دلوں میں ایمان کی زیادتی ہوگی۔ اور عمل کرنے والے ثلج قلب سے عملی قوتوں کو بروئے کار لائیں گے۔

یہ کام بھی مخلصین کی لمبی عمریں اور پرخلوص و مسلسل خدمت سے سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ بہت سے لوگ یہ کام ایک حد تک کر چکے ہیں۔ مگر ہر روز نئے نئے امور پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے خدمت قرآن کے نئے نئے پہلو ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہر زمانہ میں ایسے عشاق قرآن مجید کی ضرورت ہے جو اس راہ میں خون اور پسینہ ایک کرکے اپنے خدا کے سامنے سرخرو ہو سکیں (اللھم اجعلنا منھم)

ہفتم۔ ہمارا یہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت گواہ ہے کہ آج دنیا کے متفرق اور دُور دراز علاقوں کو ملانے کے لئے جو سامان اور اسباب پیدا ہو گئے ہیں وہ پہلے زمانوں میں ہرگز موجود نہ تھے۔ اگر یہ درست ہے کہ اللہ تعالےٰ اسلام کو دنیا کا عالمگیر دین بنانے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اور اگر یہ سچ ہے کہ قرآن مجید ساری دُنیا کی شریعت بننے والا ہے (اور یقیناً ایسا مقدر ہے) تو ماننا پڑے گا۔ کہ اس نبأ عظیم کے ظہور کا یہی زمانہ ہے۔ اور قرآنی صداقتوں کی دنیا کے کونہ کونہ میں منادی کرنے کا یہی وقت ہے۔ اس لئے اس وقت قرآن مجید کی ایک بہترین خدمت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کے تراجم دنیا بھر کی زبانوں میں پورے اہتمام اور صحت کے ساتھ شائع کر دیئے جائیں۔

یہ کام بھی بہت اہم اور بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ جس کے لئے اہلِ علم اور مخلص احباب کے علاوہ خاصے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اہلِ علم اپنے علم اور زبان دانی سے خدمت کریں اور اہلِ ثروت اپنی دولت سے خدا کے کلام کو گھر گھر پہنچانے میں حصہ لیں۔ خدمتِ قرآن کا یہ بھی بڑا موقعہ ہے۔

ہشتم۔ آج دُنیا مذاہب کی منڈی کی صورت اختیار کر چکی ہے اور قرآنی پیشگوئی وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج فی بعضٍ کے مطابق سب اہلِ مذاہب اپنے اپنے مذہب کی برتری ثابت کرنے کے لئے میدان میں اُترے ہوئے ہیں۔ عیسائیت ہندو دھرم اور بدھ ازم اسلام کو چیلنج دے رہے ہیں۔ اور قرآنی صداقتوں کی شان کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اب ضرورت ہے کہ قرآنی حکم وجاھدھم بہٖ جھاداً کبیراً کے مطابق تمام مسلمان مجاہدین میدان میں آجائیں۔ علمی دلیل اور برہان سے اسلام کی فضیلت اور قرآن مجید کی برتری ثابت کر دیں۔ یہ مجاہدین مخالفین کے اعتراضات کے مدلل جواب بھی دیں اور پوری روحانی قوت سے قرآنی صداقتوں کی برتری علوم کی روشنی میں ثابت کریں۔ یہ کام بھی اعلیٰ ترین خدمتِ قرآن کریم ہے۔ اور بہت بڑی ہمت اور جانفشانی کو چاہتا ہے۔

نہم۔ نواں طریق خدمتِ قرآن مجید کا یہ ہے۔ کہ انسان مقدور بھر اپنا وطیرہ بنا لے کہ بہرحال قرآن مجید پھیلانا ہے۔ جو اَن پڑھ ہیں اُن کو ناظرہ قرآن مجید پڑھائے۔ جو ناظرہ پڑھ سکتے ہیں اُن کو ترجمہ پڑھائے۔ جو ترجمہ جانتے ہیں اُن کو تفسیر سکھائے اور جو تفسیر جانتے ہیں اُنہیں قرآن مجید کے مزید خزائن سے آگاہ کرے۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والا پروگرام ہے۔ اور اس کے ماتحت ہر شخص اپنے اپنے دائرہ میں خدمتِ قرآن یعنی اشاعتِ قرآن کریم سرانجام دے سکتا ہے۔ زبان سے بھی اشاعتِ قرآن کریم کر سکتا ہے۔ تحریر کے ذریعہ بھی قرآنی حقائق کو پھیلا سکتا ہے۔ اپنا مال خرچ کرکے دوسروں تک قرآن مجید پہنچا سکتا ہے۔ غرض یہ خدمت بصورتِ اشاعت بھی بے انتہا وسعت رکھتی ہے۔ مبارک وہ جو خلوص سے قرآن پاک کی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔

دہم۔ دسواں طریقہ خدمتِ قرآن مجید کا ایک عالمگیر اور پائیدار طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان قرآن مجید کے مطابق صحیح اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے جد و جہد کرے۔

یہ کام انسان اپنے نفس سے شروع کرے گا۔ پھر اپنے گھر میں قرآن مجید کے احکام کو جاری و ساری بنائے گا۔ اپنے محلہ والوں کو، اپنے گاؤں والوں کو اور اپنے شہر والوں کو ایسی سوسائٹی بنانے کی تلقین کرے گا جو قرآن مجید کی دلدادہ اور اس پر عمل پیرا ہو۔

اگر ہر گاؤں اور ہر شہر میں یہ تحریک کارگر ثابت ہو جائے تو سارا ملک قرآنی آواز سے گونج اُٹھے گا۔ اور ہر گلی کوچہ میں قرآنی شریعت کا نفاذ ہو گا۔ ہر فرد قرآنی احکام پر عمل پیرا ہوگا۔ اور ہر مجلس میں اسی پاک کتاب کا چرچا ہو گا۔ اسلام کے مدبر، اسلام کے سیاست دان، اسلام کے جرنیل، اسلام کے تاجر، اسلام کے زمیندار، غرض ہر طبقہ اور ہر شعبۂ زندگی کے افراد قرآن مجید کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنے اپنے دائرہ میں قرآنی معاشرہ کو قائم کرنے والے ہوں گے۔

درحقیقت اسی رُوحانیت سے لبریز اور پُر رونق اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے تمام راستباز کوشش کرتے آئے ہیں اور ہمارے اس دَور میں ایک پُر شوکت جد و جہد کی اشد ضرورت ہے۔ یہی حقیقی اور دائمی خدمت قرآن مجید ہے۔ اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں سے اپیل کی ہے ؎

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ؏

درخواست دعا

میری بیوی چند دنوں سے لبارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار کریم بخش ڈیرہ غازیخان)

اذکروا موتاکم بالخیر

میاں غلام محمد صاحب زرگر مرحوم آف سیّدوالہ

جناب میاں غلام محمد صاحب زرگر راجپوت سیّدوالہ ضلع شیخوپورہ ۸ ردسمبر ۱۹۵۷ء سیّدوالا بقضائے الٰہی فالج کے حملہ سے تین بجے بعد دوپہر ۸۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ دوسرے دن کرایا اور بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ آپ کے خاندان میں کوئی بھی احمدی نہ تھا۔ سسرال میں حاجی محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ صحابی اور میاں احمد الدین صاحب زرگر صحابی احمدی تھے۔ آپ کی دوسری بیوی فتح بی بی صاحبہ ہمشیرہ میاں احمد الدین صاحب نہایت ہی مخلص دیندار خاتون تھیں۔ ان کے ذریعہ تقریباً سارا خاندان اور آپ احمدی ہوئے۔ تہجد خواں، مخلص دیندار بزرگ تھے۔ رات کو بہت جاگتے تھے اور عبادت کرتے تھے۔ ہر نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ منارۃ المسیح قادیان میں یکصد روپیہ دیا تھا۔ اور مینارہ پر آپ کا نام مع ولدیت کندہ ہے۔ تحریک جدید میں باقاعدہ حصہ لیتے تھے۔ والدہ فوت ہوگئیں تو ان کا بھی چندہ دس سال تک دیتے رہے۔ کافی عرصہ تک امیر جماعت احمدیہ سیّدوالا رہے۔ رشدھی کے موقع پر آگرہ اپنے لڑکے بشیر محمد صاحب کو اپنے خرچ پر بھیجا تھا۔ پچھلے سال ان کے مثانہ کا اپریشن ہوا تھا۔ اس وقت انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی۔ اس میں آپ نے لکھا کہ آپس میں اتفاق رکھنا اور احمدیت ایک سچا لعل ہے جس کو میں نے بہت مشکل سے پایا۔ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا۔ اللہ تعالیٰ آپکو غریق رحمت کرے۔ آمین

(عبدالسلام گلزار احمد زرگراں بازار کلاں چنیوٹ)

محترم منشی محمد حیات صاحب مرحوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی قبلہ والد ماجد منشی محمد حیات صاحب ریٹائرڈ پٹواری نہر آف بیداد پور ضلع شیخوپورہ ایک ماہ ۱۷ دن بعارضہ زکام۔ بخار۔ کھانسی بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۸ ردسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات بوقت ۲ بجے دن اپنا دنیوی تعلق ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منقطع فرما کر اپنے مولا حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۷۵ سال تھی۔

قبلہ والد صاحب نہایت مخلص متقی۔ پرہیزگار۔ صاف گو۔ راست گفتار اور صالح بزرگ تھے۔

بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے بڑے ادب سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ثم آمین۔ (احمد حیات از بیداد پور۔ ڈاکخانہ کھیالہ ورکاں۔ براستہ مریدکے ضلع شیخوپورہ)

محترمہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ

محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ جناب محمد حسین صاحب احمدی ساکن کولو والہ علاقہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ایام زچگی میں اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے تین بچے چھوڑ کر اپنے گاؤں میں فوت ہوگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ چند سال ہوئے اپنے خاوند کے ہمراہ ان کے ایک کشف کی بناء پر مشرف بہ احمدیت ہوئیں (یہ کشف مفصل طور پر بشارات رحمانیہ جلد دوم میں مندرج ہے) اور تادم آخر نہایت استقلال اور جرأت کے ساتھ اس عہد پر قائم رہیں۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں پورے گاؤں کی زبردست مخالفت میں جس جرأت اور دلیری کا مظاہرہ مرحومہ نے کیا اور اپنے خاوند کے پائے استقلال کو مضبوط کیا۔ بہت کم عورتیں ایسی مثال قائم کرسکیں گی۔

گاؤں میں کوئی اور احمدی نہ تھا۔ اسلئے درخواست ہے کہ بیرونی جماعتیں مرحومہ کی نماز جنازہ غائب ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وصحابہ کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کی بخشش کے لئے دعا فرمائی جائے۔ نیز پسماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان چھوٹے چھوٹے بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

(شریف احمد شیخوپوری باٹاپور ضلع لاہور)

اہلیہ مرحومہ حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام رضؓ

محترمہ عمانی صاحبہ اہلیہ حضرت حاجی غلام احمد صاحب رضی اللہ عنہ آف کریام ضلع جالندھر حال مقیم چک ۱۰۹ گ ب ضلع لائلپور مورخہ ۱۴/۱۵ دسمبر کی رات لائلپور میں انتقال فرماگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگلے روز آپ کا جنازہ ربوہ لیجایا گیا۔ جہاں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۶/۱۲/۵۷ قبل از ظہر نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحومہ کم گو، عبادت گزار اور نیک سیرت رکھنے والی خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت تھی۔ احمدیت کے لئے آپ دلی اخلاص اور غیرت رکھتی تھیں۔ ابتدائی زمانہ سے سلسلہ میں داخل ہوئیں اور حضرت حاجی غلام احمد صاحب (جو شبانہ روز سلسلہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے) کے دوش بدوش آپ نے کام کیا۔ مستورات کے لئے آپ نمونہ تھیں۔

آپ سے تین لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ بڑا لڑکا چوہدری ظہورالدین بعمر ۲۶ سال ۱۹۵۱ء میں عین عالم شباب میں انتقال کر گیا۔ جس کا آپ کو غیر معمولی صدمہ برداشت کرنا پڑا اور بوجہ پیرانہ سالی آپ کی صحت پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اور اب عرصہ تین ماہ سے بعارضہ درد کمر علیل تھیں۔ ڈاکٹری مشورہ کے تحت آپکو لائلپور منتقل کیا گیا۔ جہاں آپ کا باقاعدہ علاج کروایا گیا۔ لیکن مورخہ ۱۴ ردسمبر بروز اتوار بوقت ۸ بجے شب آپکی طبیعت یکدم خراب ہوگئی اور نصف گھنٹہ کے اندر اندر آپ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ وفات کے وقت آپکی عمر قریباً ۶۰ سال تھی۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔ اور آپ کے پسماندگان بالخصوص آپ کی اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

(خاکسار عبدالغنی خان چک ۱۰۹ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۱/۱۲/۵۷ بروز اتوار مکرمہ مریم صاحبہ بنت مکرم میجر چوہدری غلام احمد صاحب D-101 ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح مکرم کیپٹن سیفی چوہدری صاحب پسر چوہدری صفدر علی صاحب مرحوم کے ساتھ مکرم مولوی شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور نے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس نکاح کے ہر دو خاندانوں۔ فریقین اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کی دعا فرمادیں۔ ۲۲/۱۲/۵۷

(خاکسار میاں محمد یوسف صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

اعانت الفضل

(۱) مکرم شیخ عبدالحمید صاحب ڈھاکہ نے مبلغ تیس روپے بطور اعانت الفضل چھ احباب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کی غرض سے بھجوائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مکرم شیخ صاحب کے مرسلہ دو پتوں پر خطبہ نمبر جاری کردئے گئے ہیں۔ باقی چار خطبہ نمبر مستحق احباب کرام کے نام جاری کردئے جائیں گے۔

(۲) ایک صاحب نے (جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ہماری جماعت میں سے بھی نہیں ہیں) مبلغ پچاس روپے بطور اعانت الفضل ادا فرمائے ہیں۔ تاکہ ان کی طرف سے دس مستحق احباب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کردیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی اور دنیاوی فضلوں سے مالا مال کرے۔

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا:- میرا بیٹا عزیز عنایت اللہ عرصہ سے بیمار ہے۔ آج کل ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ جملہ احباب کرام درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ عزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار محمود احمد۔ نکمیانہ۔ ضلع گجرات)

انکم ٹیکس کی رعایت کے ضابطے کی مزید وضاحت

رعایتی شرح کا اطلاق سال رواں کی آمدنی پر نہیں ہوگا

کراچی ۳۰ دسمبر ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ پہلے ہی فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ کہ جن لوگوں کے نام ٹیکس ادا کرنے والوں کی موجودہ فہرست میں شامل ہیں۔ ان سے ان برسوں کا ٹیکس جن کی آمدنی کے گوشوارے انہوں نے داخل نہیں کئے۔ عام طریق کار اور معمول کے نرخوں کے مطابق وصول کیا جائے گا۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ "ایسے ٹیکس ادا کرنے والے افراد مارشل لاء کے ترمیمی ضابطہ نمبر ۳۱ کے تحت رعایتی شرح کے مستحق نہیں ہیں۔ اسی طرح سال رواں کی آمدنی کا اندازہ انکم ٹیکس کے موجودہ سال کے اختتام سے قبل نہیں لگایا جا سکتا اور اس کے گوشوارے حسب معمول اپریل ۱۹۵۹ء کے بعد داخل کرنا ہوں گے۔ اس آمدنی پر بھی عام قانون کے تحت آئندہ سال ٹیکس تشخیص کیا جائے گا۔

اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ بعض ٹیکس دہندگان نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے تمام اثاثے اور بار کے متعلق بیانات داخل کرنا چاہتے ہیں یعنی وہ اس تاریخ تک دولت سے متعلق بیانات پیش کرنے کے متمنی ہیں جس دن وہ انہیں داخل کریں۔ مرکزی بورڈ آف ریونیو کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ایسے ٹیکس دہندگان اپنی مرضی کے مطابق اس تاریخ تک کی دولت کے بارے میں بیانات پیش کر دیں۔ جس دن انہیں داخل کیا جائے

آگے چل کر اعلان کیا گیا ہے کہ ایسے ٹیکس دہندگان کو علیحدہ علیحدہ بتانا ہوگا کہ جس مدت کے گوشوارے داخل کئے گئے ہیں۔ اس میں کتنا اثاثہ تھا۔ ٹیکس دہندگان اگر علیحدہ علیحدہ اس کی تخصیص نہ کریں۔ تو انکم ٹیکس کے حکام مناسب وقت پر ایسا کریں گے جن برسوں کے گوشوارے داخل نہیں کئے گئے۔ ان کے ٹیکس کی تشخیص کے وقت ان مختلف مدتوں کی آمدنی اور املاک کو پیش نظر رکھا جائے گا۔ جن کے متعلق بیانات داخل کئے جا چکے ہیں۔

سیٹو کے سکرٹری جنرل پاکستان آئیں گے

کراچی ۳۰ دسمبر۔ جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم (سیٹو) کے سیکرٹری جنرل مسٹر پوٹ سراسن پاکستان کے چار روزہ دورے کے لئے ۳۱ دسمبر کو کراچی پہنچیں گے مسٹر سراسن کراچی میں وزیر خارجہ اور مختلف محکموں کے سکرٹریوں سے ملاقات کریں گے۔ اور قریباً چوبیس گھنٹے کے لئے لاہور بھی جائیں گے۔

جنرل ایوب ٹی بی کانفرنس کا افتتاح کریں گے

لاہور ۳۰ دسمبر صدر جنرل محمد ایوب خاں آئندہ سال ۲۳ جنوری کو یہاں تیسری سالانہ ٹی بی کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ یہ چار روزہ کانفرنس کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں مغربی پاکستان ٹی بی ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ہو رہی ہے۔ کانفرنس کے تیرہ اجلاس ہوں گے۔ اور اس میں مشرقی و مغربی پاکستان اور وفاقی علاقہ سے ماہرین بڑی تعداد میں شرکت کریں گے۔

پاکستانی وفد جاپان بھیجا جائے گا

کراچی ۳۰ دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان اپنا ایک وفد تین مہینے کے لئے جاپان بھیجنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ تاکہ وہ جاپان کی چھوٹی صنعتوں کا جائزہ لے سکے۔

دریں اثنا یہ بھی توقع ہے کہ جاپانی ماہر پاکستان آکر بھی چھوٹی اور اوسط درجہ کی صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے حکومت کو مشورہ دیں گے۔

یہ وفد بھیجنے کی دعوت حکومت جاپان اور امریکہ نے مشترکہ طور پر دی ہے۔ توقع ہے کہ پاکستان کی نئی حکومت جو چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں کو ترقی دینے پر خاص طور سے زور دے رہی ہے۔ اس دعوت سے پورا فائدہ اٹھائے گی۔

مغربی پاکستان کے نئے بجٹ کی تیاری

لاہور ۳۰ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے نئے بجٹ کی تجاویز تیار کرنے کا کام جنوری ۵۹ء کے پہلے ہفتے میں شروع کر دیا جائے گا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۵۹ء کا مالی سال یکم اپریل سے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء تک صرف نو مہینوں پر مشتمل ہوگا کیونکہ مرکزی حکومت اس سے قبل فیصلہ کر چکی ہے کہ مالی سال اب یکم جنوری سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر کو ختم ہو جایا کرے گا

جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کے درمیان فنی تعاون

پس ماندہ ملک بھی اب ضرورت مندوں کی امداد کے قابل ہوگئے

کراچی ۳۰ دسمبر کولمبو منصوبے کی مشاورتی کمیٹی کی ساتویں سالانہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے ملک ایک دوسرے کی اقتصادی ترقی کے لئے باہمی امداد کو روز بروز زیادہ فروغ دے رہے ہیں۔

اس تعاون کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۵۱ء میں کولمبو منصوبے کے آغاز کے وقت امداد دینے اور امداد پانے والے ملکوں کے درمیان جو نمایاں فرق پایا جاتا تھا۔ وہ بتدریج ختم ہوتا جا رہا ہے۔ بہت سے ملک اس فرق کو پہلے ہی ختم کر چکے ہیں۔ ایسے ملکوں میں پاکستان۔ لنکا۔ برما۔ بھارت۔ انڈونیشیا۔ فلپائن۔ سنگاپور اور تھائی لینڈ بھی شامل ہیں۔

پاکستان نے جون ۱۹۵۸ء تک لنکا کو ایک ماہر مہیا کیا۔ آسٹریلیا کو گیارہ ہزار تین سو روپے کا ساز و سامان اور مختلف ملکوں کے افراد کو ۷۸ تربیتی وظائف دیئے ہیں۔ جن ملکوں کو وظائف دیئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔ برما۔ اکیس وظائف جن میں ریلوے آپریٹنگ اور سگنلنگ

چودہ۔ بندرگاہوں کے نظم و نسق کی تربیت کے ایک اور ریلوے کے شعبہ صحت کی تنظیم کے ایک وظیفہ کے علاوہ دوسرے وظائف شامل تھے۔ لنکا کو دس فیلوشپ دیئے گئے۔ جن میں سے ایک انجینئرنگ۔ دو ہسپتال کی صفائی کرنے۔ ایک ریلوے آپریٹنگ اور سگنلنگ اور چھ عام نظم و نسق کی تربیت کے لئے دیئے گئے تھے۔ انڈونیشیا انیس وظائف۔ نو ریلوے آپریٹنگ اور سگنلنگ کے لئے۔ اور دس عام نظم و نسق اور دیہی ترقی کی تربیت کے لئے۔ جاپان ریلوے آپریٹنگ اور سگنلنگ کی تربیت کے لئے۔ تین فیلوشپ۔ ملایا۔ اٹھارہ وظائف۔ فضائی ٹریفک کے کنٹرول کے لئے چھ۔ اور ریلوے آپریٹنگ اور سگنلنگ کی تربیت کے لئے بارہ۔ ویت نام ریلوے آپریٹنگ اور سگنلنگ کی تربیت کے لئے چار وظیفے۔

پیداوار کی لاگت کے متعلق ضابطہ کی وضاحت

کراچی ۳۰ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۳۱ کے تحت پیداوار کی لاگت کا تخمینہ لگانے کے سلسلہ میں ذیل کے اخراجات بھی شامل کرنے کی اجازت ہوگی۔ (۱) فیکٹری کا بیمہ (۲) فیکٹری کی عمارت کی مرمت (۳) رائلٹی اور پیٹنٹ فیس اور (۴) مزدوروں کی بہبود سے متعلق اخراجات مثلاً طبی امداد وغیرہ۔

سیلاب سے متاثرہ نہروں کی مرمت

ملتان ۳۰ دسمبر۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے ڈیرہ غازی خاں میں سیلاب سے متاثرہ نہروں اور نالوں کی فوری مرمت کے لئے دس لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ مرمت کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ تاکہ آئندہ سال اپریل میں خریف کی بوائی سے پہلے اس علاقہ میں آبپاشی کا نظام بحال ہو سکے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ اس سال ڈیرہ غازیخاں میں دریائے سندھ کے سیلابوں سے جن بندوں کو بری طرح نقصان پہنچا تھا یا جو بند بہہ گئے تھے صوبائی حکومت ان کی مرمت کے لئے مزید رقم منظور کرے گی۔

مبالغہ آمیز دعاوی کی واپسی

کراچی ۳۰ دسمبر اب تک تین ہزار تین سو ۴۳ کلیم واپس لئے گئے ہیں اور تین ہزار سات سو ۹۴ کلیموں کی مالیت میں تخفیف کے لئے درخواستیں دی گئیں۔ مبالغہ آمیز کلیم واپس لینے اور ان کی تصحیح کرانے کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ہے ایک سرکاری اعلان میں پھر یاد دلایا گیا ہے کہ غلط دعاوی داخل کرنا اور کلیموں کے سلسلہ میں غلط شہادتیں دینے والوں کو مارشل لاء کے ضابطہ کے تحت سات سال تک قید کی سزا دی جا سکے گی

سگریٹوں پر ساڑھے پانچ ارب ڈالر خرچ کئے گئے

واشنگٹن ۳۰ دسمبر محکمہ زراعت کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۵۸ء میں اہل امریکہ نے ساڑھے پانچ ارب ڈالر کے سگریٹ خریدے اور ۱۹۵۷ء کے مقابلہ میں ۴ء۴ فیصد سگریٹ زیادہ تیار کئے گئے

شام کیلئے پمپنگ سٹیشنوں کا روسی سامان

بیروت ۳۰ دسمبر۔ عرب نیوز ایجنسی نے دمشق کے ایک سرکاری ذریعہ کے حوالہ سے اطلاع دی کہ روس جنوبی شام کے حوران میں قریباً سات ہزار چار سو ایکڑ اراضی میں کاشت کے لئے تین پمپنگ سٹیشنوں کا سامان دے گا۔

حکومت نے اپنے ذخائر میں سے چاول برآمد کرنے کے لئے درخواستیں طلب کر لیں

باسمتی پرمل اور بیگمی چاول کے برآمدی نرخوں کا اعلان

کراچی ۳۱ دسمبر کل مرکزی حکومت کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت کے سٹاک میں سے ۵۸ - ۱۹۵۹ء کی فصل کا تین قسم کا چاول باسمتی ۔ پرمل اور بیگمی بیرونی ملکوں کو برآمد کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں برآمدکنندگان کے لئے مفصل شرائط کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔

مرکزی حکومت نے اس سلسلے میں جو پریس نوٹ جاری کیا ہے وہ درج ذیل ہے

"حکومت کے ذخائر میں سے ۵۸-۵۹ء کی فصل کی حسب ذیل اقسام کے چاول کی برآمد الیف او - بی بنیاد پر درج ذیل نرخوں پر برآمد کرنے کی اجازت دی جائے گی -

باسمتی:- اسی پونڈ فی ٹن الیف او بی کراچی

پرمل:- ساٹھ پونڈ " " "

بیگمی: پنتالیس پونڈ " " "

مرکزی حکومت کی وزارت خوراک وزراعت (خوراک ڈویژن) مذکورہ بالا قیمتوں پر ان اقسام کے چاول کی خرید اور برآمد کے لئے تا اطلاع ثانی درخواستیں وصول کرتی رہے گی یہ درخواستیں باسمتی اور پرمل کے لئے ہوں۔ تو کم از کم ایک ایک ہزار ٹن کے لئے اور بیگمی کے لئے ہوں تو کم از کم دو ہزار ٹن کے لئے ہونی چاہئیں۔ ایسی درخواستوں کے ہمراہ کال ڈیپازٹ رسید کی شکل میں زرضمانت ضرور آنا چاہئے۔ یہ رسید جتنے چاول کے لئے درخواست دی گئی ہو اس کی مالیت کے دو فیصد کے حساب سے وزارت خوراک وزراعت (خوراک ڈویژن) کے نام ہونی چاہئے۔ کسی ایسی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا جس کے ہمراہ زرضمانت نہیں ہوگا۔ کسی درخواست کے منظور ہونے کی صورت میں متعلقہ پارٹی کو باہمی طے کردہ شرائط پر ایک سودا طے کرنا پڑے گا اور سیکورٹی ڈیپازٹ کے طور پر ایسی رقم جمع کرانی ہوگی جو چاول کی اس مقدار کے دس فیصد کی مالیت کی ہو جس کے لئے درخواست منظور ہوئی ہے۔ یہ رقم ایسی منظوری کی رسید کے بعد ایک ہفتے کے اندر جمع کرانی ہوگی اس پارٹی کے لئے حکومت پاکستان کے نام ناقابل واپسی لیٹر آف کریڈٹ پیش کرنا ضروری ہوگا جو چاول کے طے شدہ سودے کی مقدار کی ساری مالیت پر حاوی ہوگا۔ یہ لیٹر آف کریڈٹ اس کنٹریکٹ پر دستخط ہونے کے بعد پندرہ یوم کے اندر پیش کرنا ہوگا۔ اگر کوئی پارٹی ایسا لیٹر پیش نہ کر سکے تو اسے برآمد کی تکمیل کی ضمانت کے طور پر اس چاول کی پوری مالیت کی رقم پاکستانی کرنسی میں جمع کرانی پڑے گی۔ اس شرط کی تکمیل میں ناکامی کی صورت میں زرضمانت (ارنسٹ منی) کو ضبط کر لیا جائے گا

اس چاول کو کنٹریکٹ پر دستخط ہونے کی تاریخ کے بعد دو ماہ کے اندر برآمد کرنا ضروری ہوگا۔

چاول کی سپلائی اور کاروبار کی دوسری تفصیلات معلوم کرنے کے لئے اسسٹنٹ سیکرٹری (پالیسی) وزارت خوراک وزراعت (خوراک ڈویژن) حکومت پاکستان بلاک ۷۹ کراچی کے پتہ پر رجوع کرنا چاہئیے۔

انتقال خون سے نسلی خصوصیات میں تبدیلی

ماسکو ۳۱ دسمبر روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے یہ اطلاع مہیا کی ہے کہ روس کے مشہور ماہر توبید مسٹر پیٹر سوبکوف نے مرغیوں کی نسلی خصوصیات کو انتقال خون کے ذریعے تبدیل کر دیا ہے اور ان میں نئی مستقل خصوصیات پیدا کر دی ہیں۔ اس اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ یہ تبدیلی علم حیاتیات (بیالوجی) میں پہلی مرتبہ عمل میں آئی ہے۔ جس کے تحت کافی تجربوں کے بعد مرغیوں کی ایک نئی قسم وجود میں لائی گئی ہے۔ جس کا نام مینن گراڈ ہاؤس رکھا گیا ہے یہ "آئر اوپ" اور لیگ ہارن" قسموں کے ایک دوسرے میں انتقال خون کی بدولت پیدا ہوئی ہے۔ اور اس کی جداگانہ خصوصیات میں آمر شامل ہے کہ اس کا گوشت زیادہ اچھا ہے۔ اور اس سے انڈے بھی زیادہ حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی مرغی کا وزن چار سیر تک اور مرغ کا وزن اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر عثمانی کا نیا عہدہ

لاہور ۳۱ دسمبر کل ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کی معدنیاتی ترقیاتی کارپوریشن کے صدر ڈاکٹر آئی۔ ایچ عثمانی کی خدمات مرکزی حکومت کے کابینہ سیکرٹریٹ کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ جہاں انہیں معدنیاتی ترقیات کے کام کا انچارج مقرر کیا جائے گا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر نکاحوں کی بابرکت تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

کے پوتے اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے برادر خورد ہیں ـــــ آخر میں حضور نے ان تینوں رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے ہزارہا احباب جماعت شریک ہوئے۔ ادارہ الفضل نکاحوں کی اس بابرکت تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ، محترم جناب نواب محمد عبداللہ خان صاحب محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نیز خاندان حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ، خاندان حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ اور خاندان محترم خان بہادر محمد دلاور خان صاحب کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تینوں رشتوں کو اپنے فضل سے ان سب خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور انہیں مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اعلانات نکاح

(۱) بتاریخ ۲۹ دسمبر بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میری لڑکی عزیزہ فضیلت ملک کے نکاح کا اعلان عزیز خواجہ منیر احمد صاحب ابن محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم (ایڈیٹر الفضل) حیدر آباد کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر فرمایا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے (خاکسار کیپٹن ملک خادم حسین محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

(۲) مورخہ ۲۹ دسمبر ۵۸ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برادرم مکرم علی حسن صاحب بی اے قتاب ابن جناب چوہدری شبیر حسین صاحب بیت الکریم پریم نگر راولپنڈی کے نکاح کا اعلان عزیزہ منیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم میاں نور احمد صاحب سنوری اکاؤنٹنٹ روزنامہ "تعمیر" راولپنڈی کے ساتھ مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد شفیع اشرف ایڈیٹر ہفت روزہ خورشید سرکلر روڈ راولپنڈی)

(۳) عزیزم حمید احمد ایم۔ ایس سی کا نکاح صفیہ بیگم بنت سید صابر علی شاہ صاحب ہاشمی ساکن چک قریشیاں ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بالعوض پچیس صد روپیہ حق مہر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹/۱۲/۵۸ کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے مبارک کرے۔

(۴) عزیزم لطیف احمد صاحب اسسٹنٹ انجنیئر کا نکاح ارجمند سلطانہ بنت قریشی محمد شفیع صاحب ساکن محلہ دارالصدر غربی کے ساتھ بالعوض پچیس صد روپیہ حق مہر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹/۱۲/۵۸ کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ (خاکسار رشید احمد ٹیچر ڈی۔ بی ہائی سکول چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۹/۱۲/۵۸ کو عبدالحفیظ خان آف ویرووال حال ربوہ کی صاحبزادی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ انکا نکاح مرزا محمد اکرم بیگ پسر ڈاکٹر مرزا اکبر بیگ صاحب آف لنگروال کے ساتھ ہوا تھا۔ مکرم مولوی ارجمند خان صاحب نے دعا کرائی۔ ربوہ و بیرون کے دوست اس تقریب میں شامل ہوئے۔ احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کی دعا فرمائیں۔

(مرزا دین محمد از ربوہ)